مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تحریر: ابواُمامہ نوید احمد بشار ....مدرس جامعہ علوم اُثریہ جہلم

انبیائے کرام کے بعد صحابہ کرام بہترین مخلوق، پوری انسانیت کے لیے نافع، اسلام، ہدایت اور نور کے پانے والے، سیدنا محمد کریم ﷺ کے ساتھی، دین کے داعی، فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے اور بہترین زمانہ کے بہترین لوگ ہیں، خود رب العالمین نے ان کی مدح و ثنا بیان فرمائی، ان کی شان میں قرآن اُترا، تورات و انجیل میں ان کا تذکرہ خیر ہوا، جنہیں دیکھ کر نبی کریم ﷺ کا کلیجہ ٹھر جاتا، حالت ایمان میں انہیں دیدار رسول کا شرفِ عظیم حاصل ہے، ایمان و اسلام جنہیں مرغوب تھا، اخلاص اور صدق و دیانت کے پیکر تھے، ہر خوبی و بھلائی ان کا مقدر ٹھہری، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پاس دار تھے، دین حنیف کے پاسبان تھے، پیغمبر اسلام کا فخر تھے، یہ وہ غنچہ تھا جسے محمد عربی ﷺ نے خونِ جگر سے سینچا تھا، ان جیسا عظیم اور بافضیلت چشم فلک نے دیکھا ہی نہیں، یہ نزولِ شریعت کے گواہ ہیں، اپنے محسن و مربی اور اپنی جانوں سے زیادہ محبوب نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے رکھوالے ہیں، دربار الٰہی میں ان کی شہادت کو قبولیت کی سند حاصل ہے، آپس میں رحم دل تھے، اعداء اللہ کے خلاف فولاد سے بھی سخت تھے، عبادت گزار تھے، جن کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی تھیں۔ ان کا انفاق فی سبیل اللہ اپنی مثال آپ تھا، قرآن میں مذکور مومنانہ صفات جلیلہ کے اول مخاطب اور مصداق تھے۔

اللہ تعالیٰ کے آخری دین اسلام کے راوی اصحاب رسول ہیں، سبائیت اور رافضیت کی شروع دن سے کوشش رہی ہے کہ کسی طریقے سے اسلام کو مٹا دیا جائے، کھلم کھلا میدان میں اُتر کر مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی، لہٰذا انہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھا، اہل بیت کی جھوٹی محبت کا روپ دھارا اور اپنے ہتھکنڈوں کا آغاز کیا، ظالموں کی سب سے پہلی نظر اصحاب رسول پر پڑی، سازش یہ تھی کہ کسی طرح ان کی شخصیت کو مجروح بنا دیا جائے، ان کا دامن ظلم و جبر سے داغ دار کر دیا جائے، تاکہ اسلام پر لوگوں کا اعتماد اُٹھ جائے۔

❁ عظیم مؤرخ و محدث، علامہ ابو سعد سمعانی رحمہ اللہ (۵۰۶۔۵۶۲) لکھتے ہیں: "وَاجْتَمَعَتْ

الْإِمَامِيَّةُ عَلٰى تَضْلِيلِ الصَّحَابَةِ حَيْثُ جَعَلُوا الْإِمَامَةَ لِغَيْرِ عَلِيٍّ، وَاجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَكْفِيرِ الْإِمَامِيَّةِ لِأَنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ تَضْلِيلَ الصَّحَابَةِ وَيُنْكِرُوْنَ إِجْمَاعَهُمْ وَيَنْسِبُوْنَهُمْ إِلٰى مَا يَلِيقُ بِهِمْ، وَأَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ الزَّيْدِيَةَ مُبْتَدِعَةٌ'' ''صحابہ کرام کو گمراہ سمجھنے پر امامیہ متفق ہیں کہ جنہوں (صحابہ کرام) نے امامت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سپرد کردی تھی، دوسری طرف امت مسلمہ امامیہ کی تکفیر پر متفق ہے، جنہوں نے صحابہ کرام کے متعلق گمراہی کا عقیدہ رکھا، ان کے اجماع کا انکار کیا اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر ڈالیں جو ان کی شایانِ شان نہیں تھیں، اکثر علمائے کرام زیدیہ فرقہ کے بدعتی ہونے پر متفق ہیں۔'' (الأنساب 365/6)

❁ علامہ ابو مظفر طاہر بن محمد اسفرایینی رحمہ اللہ (م: ۴۷۱ھ) رافضیوں کے گمراہ کن عقائد و نظریات پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا خوب لکھتے ہیں: ''وَاعْلَمْ أَنَّ الزَّيْدِيَةَ وَالْإِمَامِيَّةَ مِنْهُمْ مَنْ يُّكَفِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَالْعَدَاوَةُ بَيْنَهُمْ قَائِمَةٌ دَائِمَةٌ وَالْكَيْسَانِيَةُ يَعُدُّوْنَ فِي الْإِمَامِيَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ جَمِيعَ مَنْ ذَكَرْنَاهُمْ مِنْ فِرَقِ الْإِمَامِيَّةِ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى تَكْفِيرِ الصَّحَابَةِ وَيَدَّعُوْنَ أَنَّ الْقُرْآنَ قَدْ غُيِّرَ عَمَّا كَانَ وَوَقَعَ فِيهِ الزِّيَادَةُ وَالنُّقْصَانُ مِنْ قِبَلِ الصَّحَابَةِ وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ النَّصُّ عَلٰى إِمَامَةِ عَلِيٍّ فَأَسْقَطَهُ الصَّحَابَةُ عَنْهُ وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الْقُرْآنِ الْآنَ وَلَا عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمَرْوِيَةِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ لَا اِعْتِمَادَ عَلَى الشَّرِيعَةِ الَّتِي فِي أَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ وَيَنْتَظِرُوْنَ إِمَامًا يُسَمُّوْنَهُ الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ وَيُعَلِّمُهُمُ الشَّرِيعَةَ وَلَيْسُوْا فِي الْحَالِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ وَلَيْسَ مَقْصُوْدُهُمْ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ تَحْقِيقَ الْكَلَامِ فِي الْإِمَامَةِ وَلٰكِنْ مَقْصُوْدُهُمْ إِسْقَاطُ كُلْفَةِ تَكْلِيفِ الشَّرِيعَةِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَوَسَّعُوْا فِي اسْتِحْلَالِ الْمُحَرَّمَاتِ الشَّرْعِيَّةِ وَيَعْتَذِرُوْا عِنْدَ الْعَوَامِ بِمَا يَعُدُّوْنَهُ مِنْ تَحْرِيفِ الشَّرِيعَةِ وَتَغْيِيرِ الْقُرْآنِ مِنْ عِنْدِ الصَّحَابَةِ وَلَا مَزِيدَ عَلٰى هَذَا النَّوْعِ مِنَ الْكُفْرِ إِذْ لَا بَقَاءَ فِيهِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ''

''جان لو! کہ زیدیہ اور امامیہ آپس میں ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہیں، ان کی دشمنی آپس میں قائم و دائم ہے، کیسانیہ امامیہ پر حملہ آور ہوتے ہیں، جان لیجئے! امامیہ کے جتنے بھی فرقوں کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، صحابہ کرام کی تکفیر پر اُن سب کا اتفاق ہے، قرآن مجید میں تغیر و تبدل کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

صحابہ کرام نے اس میں کمی وبیشی کے ساتھ تحریف کر ڈالی ہے، ان کا گمان ہے کہ جس نص میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر تھا، صحابہ کرام نے انہیں حذف کر دیا ہے، نیز ان کے خیال کے مطابق قرآن، احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے پاس موجود شریعت اسلامیہ پر کوئی اعتماد نہیں ہے، وہ امام مہدی کے منتظر ہیں، جو خروج کے بعد انہیں شریعت سکھائیں گے، فی الحال وہ دین کی کسی چیز پر کار بند نہیں ہیں، اس سے ان کی مراد مسئلہ امامت کی تحقیق کرنا ہر گز نہیں ہے، بلکہ صرف شرعی پابندیوں سے اپنے جانوں کو آزای دلانا مقصود ہے، یوں انہوں نے اپنے لیے شرعی محرمات کافی حد تک حلال سمجھ رکھی ہیں اور عوام الناس (کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے ان) کے سامنے صحابہ کرام کی طرف سے شریعت اور قرآن کے محرف ہونے کا بہانہ بناتے ہیں، اب اس سے بڑھ کر کفر کیا ہو سکتا ہے؟ اس لیے دین اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔''

(التبصیر فی الدین وتمییز الفرقۃ الناجیۃ عن الفرق الہالکین، ص:25,24)

عظمتِ صحابہ کرام قرآن کی روشنی میں

قرآن حکیم مختلف مقامات پر صحابہ کرام کی عظمت ورفعت کو بیان کرتا ہے۔

❁ پہلی بات قرآن نے ان کی تعدیل وتزکیہ اور اخلاص وللّٰہیت پر شہادت دی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ﴾ (سورۃ المجادلہ 58، آیت 22)

''یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی رُوح سے اُن کی مدد کی ہے۔''

❁ ایک دوسرے مقام پر قرآن پاک اُن کے آپس میں حسن سلوک اور زہد وتقویٰ کی شہادت بدیں الفاظ میں دیتا ہے: ﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ (سورۃ الفتح:48، آیت:29)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں، آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا مندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی

یہی مثال انجیل میں ہے، اس کھیتی کی مثل جس نے اپنا اناج نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے۔''

❁ دوسری بات قرآن حکیم نے صحابہ کرام کے ایمان کو اہل ایمان کے لئے معیار حق قرار دیا ہے اور ان کے بارے میں طعن و تشنیع کرنے والے کو منافق اور جاہل قرار دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ کَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَہَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ ہُمُ السُّفَہَآءُ وَ لٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ﴾ ''جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ جیسے دُوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے بے وقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ خوب اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن وہ یہ بات نہیں جانتے۔'' (سورۃ البقرۃ:2، آیت:13)

❁ تیسری بات قرآن مجید نے ان کے راستے کو اہل ایمان کے لئے معیاری اور صراطِ مستقیم قرار دیا ہے اور ان کی مخالفت کو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی مانند اور ان کے مخالفین کو وعیدِ جہنم سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا﴾ (سورۃ النساء:4، آیت:115)

''جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے، اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

اس آیتِ کریمہ میں لفظ المومنین کا اوّلین مصداق صحابہ کرام ہی کی مقدس جماعت ہے۔

❁ چوتھی بات یہ کہ مالک یوم الدین نے ان کو شافع محشر ﷺ کے سایہ عاطفت میں آخرت کی ہر عزت و رفعت سے سرفراز فرمانے اور اس دن ہر ذلت و رسوائی سے محفوظ رکھنے کا مژدہ جاں افزا سنایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ ۚ نُوۡرُہُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ بِاَیۡمَانِہِمۡ﴾ (سورۃ التحریم:66، آیت:8) ''اُس دن جب اللہ نبی (ﷺ) کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اُن کو رُسوا نہیں کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کی دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔''

❁ پانچویں بات یہ کہ ان کو اللہ ربّ العزت کی رضا و خوشنودی کے عظیم الشان انعام سے نوازا گیا ان

کے اس مقام و مرتبے کو قرآنِ عظیم اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ ''یقیناً اللہ ان مومنوں سے بڑا خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ بھی اللہ کو معلوم تھا، اس لئے اُس نے اُن پر سکینت اُتار دی اور اُن کو (انعام میں) ایک قریبی فتح عطا فرمادی۔'' (سورۃ الفتح:48، آیت:18)

۞ ایک دوسرے مقام پر قرآن اُن کو رضائے الٰہی اور خوشنودی خداوندی کا مستحق قرار دیتے ہوئے اُن کی سعادتِ عظمیٰ و کبریٰ کا تذکرہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (سورۃ التوبہ:9، آیت:100)

''مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے، اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ اُن کی پیروی کی، اللہ اُن سب سے راضی ہو گیا ہے، اور وہ اُس سے راضی ہیں، اور اللہ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی زبردست کامیابی ہے۔''

۞ قرآنِ پاک ایک تیسرے مقام پر اُن کو رضائے الٰہی کا مژدہ جاں افزا ان الفاظ میں سناتا ہے:

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ﴾ (سورۃ البینہ:98، آیت:8)

''اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہیں۔ یہ سب کچھ اُس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار کا خوف دِل میں رکھتا ہو۔''

قارئین کرام! مذکورہ رقم کی جانے والی آیات میں ایک نکتہ یہ پنہاں ہے کہ ان مقدس شخصیات کا تعدیل وتزکیہ، ان کے ایمان کو معیارِ حق، ان پر طعن و تشنیع کرنے والے کو منافق وسفہاء، ان کے مسلک کو صراطِ مستقیم، ان کے مخالفین کیلئے وعیدِ جہنم کا اعلان، یومِ آخرت کو شافع محشر ﷺ کے سایہ عاطفت میں ہر عزت و مقام سے سرفرازی اور ہر ذلت و رسوائی سے نجات اور دنیا ہی میں خالقِ کائنات کی طرف سے رضا و خوشنودی کا مژدہ جاں افزا یہ تمام عظمتیں اور رفعتیں ازل سے ابد تک رہنے والی اس ذات بابرکات کی طرف سے مل رہی ہیں جو ذات علام الغیوب کی صفت سے متصف ہے۔ صحابہ کرام کی تمام ہستیوں کی حیات کے اوّل تا آخر

تمام پہلو اُس ذات کے علم میں تھے۔ بدیں صورت یہاں یہ بات پھر عیاں ہے کہ اللہ ربّ العزت نے صحابہ کرام کو یہ عظمتیں اور رفعتیں ان کی تمام حیات کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عطا فرمائیں تو پھر کون بد قسمت انسان ایسا ہوگا جو ان کی عظمت و رفعت سے انکار نیز اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پسندیدہ بندوں پر تنقید کرنے کی ناپاک جسارت کر کے اپنے نامہ اعمال سیاہ کروائے گا۔

عظمتِ صحابہ کرام احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کے پیارے فرامین اپنے پیارے اصحاب کے دفاع اور عظمت و شان کے متعلق ملاحظہ کیجئے:

1. سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ يَبْلُغْ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ'' ''میرے اصحاب کو برا مت کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد (پہاڑ) کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کر دے تو پھر بھی ان کے مٹھی بھر یا ان کے آدھے غلے کے خرچ کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔'' (صحیح البخاری 3673، صحیح مسلم: 6488)

2. سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا سرِ انور آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ ﷺ اکثر آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا کرتے تھے، پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمانے لگے: ''النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ'' ''ستارے آسمان کی حفاظت کا باعث ہیں، جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان وعدے کے مطابق ٹوٹ جائے گا اور میں اپنے صحابہ کی حفاظت کا باعث ہوں جب میرے صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت میں وہ چیزیں (بدعات وخرافات) آجائیں گی جن کا ان سے وعدہ فرمایا گیا ہے۔'' (صحیح مسلم: 6466)

3. سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي'' ''اس مسلمان کو جس نے مجھے (حالتِ ایمان میں) دیکھا یا اس شخص کو جس نے مجھے دیکھنے

والے کو دیکھا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔'' (سنن الترمذی: 3858، اسنادہ صحیح)

4 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''أَكْرِمُوْا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ'' ''میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں۔''

(السنن الکبریٰ للنسائی: 9222,9224، سنن الترمذی: 2165، مسند الحمیدی: 32، اسنادہ صحیح)

5 عظیم تابعی و جلیل القدر محدّث، امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''إِنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ :اَىْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ :اجْلِسْ، فَإِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ'' ''صحابی رسول سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور فرمانے لگے: بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بدترین حکمران وہ ہوتے ہیں، جو اپنی رعایا پر ظلم کرتے ہیں۔ لہٰذا (میری نصیحت ہے کہ) تیرا شمار ایسے لوگوں میں نہ ہو۔ عبیداللہ بن زیاد کہنے لگا: بیٹھ جا، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گھٹیا درجے کا صحابی ہے۔ (نعوذ باللہ) سیدنا عائذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کیا صحابہ کرام میں سے بھی کوئی گھٹیا تھا؟ گھٹیا لوگ تو وہ ہیں جو صحابی نہ بن سکے اور وہ جو صحابہ کرام کے بعد میں آئے۔''

(صحیح مسلم 1830)

6 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً'' ''اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بُرا بھلا مت کہو، کیونکہ ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری چالیس سالہ عبادت سے بہتر ہے۔''

(فضائل الصحابۃ لأحمد بن حنبل: 20، وسندہ صحیح)

عظمت اور دفاعِ صحابہ علمائے سلف کے اقوال کی روشنی میں

1 امام میمون بن مہران رحمہ اللہ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں: ''ثَلَاثٌ ارْفُضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدَرِ'' ''تین چیزوں کو ہمیشہ کیلئے

چھوڑ دو۔ محمد ﷺ کے صحابہ کرام کو برا کہنا، نجومیوں کی تصدیق کرنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔"

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 19، سندہ صحیح)

4 شیخ الاسلام، امام اہل سنت، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: "مَنْ تَنَقَّصَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ يَنْطَوِى إِلَّا عَلَى بَلِيَّةٍ ,وَلَهُ خَبِيئَةُ سَوْءٍ ,إِذَا قَصَدَ إِلَى خَيْرِ النَّاسِ ,وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ"

"جو شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کرے تو وہ اپنے اندر مصیبت چھپائے ہوئے ہے اس کے دل میں برائی ہے جس کی وجہ سے وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام پر تنقید کرتا ہے حالانکہ وہ انبیائے کرام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل تھے۔" (کتاب السنۃ للخلال: 758، سندہ صحیح)

● نیز فرماتے ہیں: "إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَذْكُرُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوءٍ، فَاتَّهِمْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ "

"جب تم کسی شخص کو کسی صحابی رسول کے بارے میں بدگوئی کرتے دیکھو تو اس کے اسلام کو مشکوک سمجھ لو۔"

(مناقب احمد لابن الجوزی ص 160، تاریخ دمشق لابن عساکر 144/62 سندہ صحیح)

5 امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَالْأَخْبَارُ فِي هَذَا الْمَعْنَى تَتَّسِعُ وَكُلُّهَا مُطَابِقَةٌ لِمَا وَرَدَ فِي نَصِّ الْقُرْآنِ،وَجَمِيعُ ذَلِكَ يَقْتَضِي طَهَارَةَ الصَّحَابَةِ وَالْقَطْعَ عَلَى تَعْدِيلِهِمْ وَنَزَاهَتِهِمْ،فَلَا يَحْتَاجُ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَعَ تَعْدِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَهُمُ الْمُطَّلِعِ عَلَى بَوَاطِنِهِمْ إِلَى تَعْدِيلِ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لَهُمْ فَهُمْ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا أَنْ يَثْبُتَ عَلَى أَحَدِهِمُ ارْتِكَابُ مَا لَا يَحْتَمِلُ إِلَّا قَصْدَ الْمَعْصِيَةِ وَالْخُرُوجِ مِنْ بَابِ التَّأْوِيلِ فَيُحْكَمُ بِسُقُوطِ عَدَالَتِهِ وَقَدْ بَرَّأَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ ذَلِكَ وَرَفَعَ أَقْدَارَهُمْ عَنْهُ عَلَى أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَرِدْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ فِيهِمْ شَيْءٌ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ لَأَوْجَبَتِ الْحَالُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا،مِنَ الْهِجْرَةِ،وَالْجِهَادِ وَالنُّصْرَةِ وَبَذْلِ الْمُهَجِ وَالْأَمْوَالِ وَقَتْلِ الْآبَاءِ وَالْأَوْلَادِ،وَالْمُنَاصَحَةِ فِي الدِّينِ وَقُوَّةِ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ الْقَطْعَ عَلَى عَدَالَتِهِمْ وَالِاعْتِقَادَ لِنَزَاهَتِهِمْ وَأَنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ الْمُعَدَّلِينَ وَالْمُزَكَّيْنَ الَّذِينَ يَجِيئُونَ مِنْ بَعْدِهِمْ أَبَدَ الْآبِدِينَ"

''اس باب میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں، جو کہ نصوص قرآنی کے عین موافق ہیں، ساری کی ساری احادیث اس بات کی متقاضی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل اور پاکیزہ ہستیاں ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تعدیل کا مژدہ سنایا ہے جو ذات ان کے باطنی امور سے بھی خوب واقف ہے، مخلوق کی تعدیل کی انہیں کوئی ضرورت نہیں، اس صفت کا تاج ان کے سروں پر سجا رہے گا، جب تک ان سے کوئی عمداً معصیت اور کسی نص شرعی سے خروج کا مرتکب نہ ہو، ایسی صورت میں ان کی عدالت ساقط ہو سکتی تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے مبرا رکھا، اپنے دربار میں قدر و منزلت سے نوازا، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کی کوئی فضیلت بھی منقول نہ ہوتی، تب بھی دین اسلام کے لیے ان کی ہجرت، نصرت، جانی و مالی قربانی، غلبہ دین کے لیے اپنے آباو اولاد کا قتل اور ایمان و یقین کی پختگی جیسی باکمال صفات ان کی عدالت کے لیے کافی ہیں، لہٰذا ان کی پاکیزگی کا عقیدہ رکھنا چاہیے، کیونکہ قیامت تک عدالت و تزکیہ کی سند دینے والوں سے وہ بہ ذات خود فائق بلند شان والے ہیں۔'' (الکفایۃ فی علم الروایۃ، ص: 48-49)

4 مورخ اسلام، ناقدِ رجال، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'وَاَمَّا مَنَاقِبُ الصَّحَابَةِ وَفَضَائِلُهُمْ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُذْكَرَ'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب احاطہ بیان سے باہر ہیں۔''

(الکبائر للذہبی، ص: 236)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت جزوِ ایمان ہے۔ ان کی شان میں گستاخی حرام ہے۔ جو ان سے بغض رکھے، اس سے بغض رکھنا واجب ہے۔

5 امام ابو اسماعیل الصابونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فَمَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَوَلَّهُمْ وَدَعَا لَهُمْ، وَرَعَا حَقَّهُمْ، وَعَرَفَ فَضْلَهُمْ، فَازَ فِي الْفَائِزِينَ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ، وَسَبَّهُمْ، وَنَسَبَهُمْ اِلٰى مَا تَنْسُبُهُمْ اِلَيْهِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ، لَعَنَهُمُ اللّٰهُ، فَقَدْ هَلَكَ مِنَ الْهَالِكِينَ''

''جس نے صحابہ کرام سے محبت کی، ان کا ساتھ دیا، ان کے لیے دُعا کی، ان کے حقوق کا لحاظ کیا اور ان کی فضیلت و منقبت کو پہچانا، وہ تو کامیاب ہو گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا، ان کو بُرا بھلا کہا اور ان کی طرف وہ من گھڑت باتیں منسوب کیں، جو اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق رافضی اور خارجی لوگ منسوب کرتے ہیں، وہ ہلاک ہو گیا۔'' (عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث، ص: 90)

● علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”فَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّكُونُ فِي قَلْبِهٖ غِلٌّ عَلٰى خِيَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَسَادَاتِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ، بَلْ قَدْ فَضَلَهُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى بِخَصْلَةٍ، قِيْلَ لِلْيَهُوْدِ: مَنْ خَيْرُ اَهْلِ مِلَّتِكُمْ؟ قَالُوْا: اَصْحَابُ مُوْسٰى، وَقِيْلَ لِلنَّصَارٰى: مَنْ خَيْرُ اَهْلِ مِلَّتِكُمْ؟ قَالُوْا: اَصْحَابُ عِيْسٰى، وَقِيْلَ لِلرَّافِضَةِ: مَنْ شَرُّ اَهْلِ مِلَّتِكُمْ؟ قَالُوْا: اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ“ ”اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہوگا جس کے دل میں انبیائے کرام کے بعد ساری مخلوق سے بہترین مومنوں اور اولیاء اللہ کے سرداروں، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بغض ہو؟ ایسے لوگوں سے تو اس اعتبار سے یہود و نصاریٰ ہی اچھے ہیں کہ جب یہود سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری امت میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ اور جب نصاریٰ سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری امت میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ لیکن جب رافضیوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری امت میں سے بدترین لوگ کون سے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (نعوذ باللہ)۔“ (شرح العقیدة الطحاویة، ص 470)

● شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَمِنْ اُصُوْلِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ سَلَامَةُ قُلُوْبِهِمْ وَاَلْسِنَتِهِمْ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

”اہل سنت والجماعت کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ان کے دل اور زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بارے میں پاک اور صاف ہوتے ہیں۔“ (مجموع الفتاویٰ 152/3)

● نیز فرماتے ہیں:

”اَلْقَدْحُ فِيْهِمْ قَدْحٌ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ“

”ان پر طعن درحقیقت قرآن وسنت پر طعن ہے۔“ (مجموع الفتاوی 430/4)

● مزید فرماتے ہیں: ”اَلطَّعْنُ فِي الرِّسَالَةِ“

”(صحابہ کرام پر طعن) دراصل رسالت پر طعن ہے۔“ (منہاج السنة النبویة 463/3)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت پر زندہ رکھے اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرما دے، آمین یارب العالمین!